۲ حضرت ابوبکر صدّیقؓ

محمد حسن فاروقی

پیدائش : ۲/دسمبر ۱۹۴۱ء　　وفات : ۹/جولائی ۲۰۲۰ء

محمد حسن فاروقی ایولہ (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ مالیگاؤں میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد وہ بھیونڈی میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ ان کے کئی تعلیمی مضامین مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

اس سبق میں محمد حسن فاروقی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زندگی کے بعض نہایت اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ تھے۔ آپؓ حضورؐ کے عزیز دوست ہونے کے ساتھ ساتھ رشتے دار بھی تھے۔ آپؓ کی سخاوت، جرأت، انصاف اور علم و دانائی کے واقعات تاریخ میں مشہور ہیں۔ ان کا انتقال مالیگاؤں میں ہوا۔

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ مکّے میں ۵۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ وہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ اچھے اخلاق کی وجہ سے لوگ اُن کی بہت عزّت کرتے تھے۔ اِسلام قبول کرنے سے پہلے بھی وہ شرک اور شراب نوشی کو بُرا جانتے تھے۔ جب حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو انھوں نے اُسے فوراً قبول کرلیا۔ اس کے بعد وہ تَن مَن دَھن سے دین کو پھیلانے میں لگ گئے۔

اُس زمانے میں عرب میں غلامی کا رواج تھا۔ بہت سے غلام اسلام میں داخل ہوگئے تھے اس لیے انھیں اپنے مالکوں کے ظلم کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اُن غلاموں میں حضرت بلالؓ بھی شامل تھے۔ ایک دن حضرت ابوبکرؓ دوپہر کے وقت راستے سے گُزر رہے تھے۔ اُنھوں نے دیکھا کہ حضرت بلالؓ کے آقا نے انھیں تپتی ریت پر لِٹا دیا ہے اور اُن کے سینے پر بڑا سا پتّھر رکھ کر دھمکی دے رہا ہے کہ ”اسلام چھوڑ دے ورنہ تجھے تڑپا تڑپا کر مار ڈالوں گا۔“ وہ روزانہ حضرت بلالؓ کو اسی طرح تکلیفیں دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ اِس دردناک منظر کی تاب نہ لا سکے۔ اُنھوں نے اس ظالم آقا سے حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کردیا۔ اسی طرح اُنھوں نے ایسے بہت سے غلام خرید کر آزاد کیے۔

مکّے میں خود حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپؐ کے جاں نثاروں کو بہت ستایا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھتے تھے کہ حضورؐ کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔ جب کبھی ایسا کوئی واقعہ پیش آتا، وہ فوراً موقع پر پہنچ جاتے اور آپؐ کا ساتھ دیتے۔

ایک مرتبہ دشمنوں نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور جسمانی تکلیف پہنچانے لگے۔ کسی میں اُن کو روکنے کی ہمّت نہ تھی لیکن حضرت ابوبکرؓ نے اپنی جان کی پروا نہ کی۔ وہ دشمنوں کے مجمع میں گُھس گئے اور حضورؐ کو اُن کے درمیان سے نکال لائے۔

جب مکّہ والوں کا ظلم اور زیادتی بڑھتی گئی تو اللہ کے حکم سے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مکّے سے ہجرت کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ ہی کو اپنے سفر کا ساتھی چُنا۔ ایک رات دونوں نے مکّے کو الوداع کہا، وہ جبلِ ثَور پہنچے اور اُس کے ایک

غار میں تین راتوں تک ٹھہرے رہے۔ یہ غار، غارِ ثور کہلاتا ہے۔ اِس دوران میں بھی حضرت ابوبکرؓ نے ہر طرح سے حضورؐ کا خیال رکھا۔

مدینہ پہنچنے کے بعد حضرت ابوبکر صدّیقؓ ایک عام مُہاجر کی سی زندگی بسر کرنے لگے۔ مدینے میں ایک مسجد تعمیر کرنی تھی جس کے لیے حضورؐ نے زمین کا ایک ٹکڑا پسند کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہ صرف اُس کی قیمت ادا کی بلکہ خود سرورِ عالمؐ کے ساتھ مسجد بنانے میں شریک رہے۔

ایک مرتبہ دشمنوں سے مقابلے کے لیے کثیر رقم کی ضرورت تھی۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ساتھیوں سے مدد کرنے کے لیے کہا۔ اِس نیک کام میں ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا مال و اسباب اُٹھا لائے اور حضورؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔ آپؐ نے پوچھا، ”ابوبکر! تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟“ انھوں نے جواب دیا، ”اُن کے لیے اللہ اور اُس کا رسولؐ کافی ہیں۔“

اخیر عمر میں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم بہت بیمار ہوگئے۔ نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں آنے کی طاقت بھی آپؐ میں نہ رہی۔ حضرت عائشہؓ کے ذریعے آپؐ نے حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی بات کیسے ٹال دیتے۔ چنانچہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جگہ اُنھوں نے مسجدِ نبوی میں تین دن نماز پڑھائی۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد مسلمانوں نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا۔ اُس وقت انھوں نے مسجد میں بڑی اثر انگیز تقریر کی۔ انھوں نے فرمایا، ”اے لوگو! میں تمھارا حاکم بنایا گیا ہوں لیکن تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں نیک کام کروں تو اُس میں میری مدد کرو اور اگر مجھ سے کوئی بھوُل ہو جائے تو مجھے ٹوکو۔“

خلیفہ بننے کے بعد بھی حضرت ابوبکر صدّیقؓ سادہ زندگی گزارتے رہے۔ وہ موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے اور معمولی کھانا کھاتے تھے۔ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ وہ محتاجوں کی ضرورت اِس طرح پوری کرتے کہ دوسروں کو خبر تک نہ ہوتی۔

حضرت ابوبکر صدّیقؓ کی خلافت کی مدّت دو برس اور تین مہینے تھی۔ اتنی مختصر مدّت میں اُنھوں نے جس خوبی سے اپنی ذمّے داریوں کو پورا کیا، اُس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کو کئی باتوں میں اوّلیت کا شرَف حاصل ہے۔ مَردوں میں سب سے پہلے اُنھیں نے اسلام قبول کیا۔ قرآن مجید کو سب سے پہلے کتابی شکل میں جمع کرایا اور اسلامی ریاست میں بیتُ المال قائم کیا۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے انھیں 'صدّیق' کا لقب دیا تھا۔ وہ پہلے شخص ہیں جن کو پیارے نبیؐ نے کسی لقب سے نوازا۔

حضرت ابوبکرؓ تقریباً تیئیس سال اللہ کے رسولؐ کی پاک صحبت میں رہے۔ وہ ایک دن کے لیے بھی حضورؐ سے جُدا نہیں ہوئے۔ بڑی سے بڑی مشکل میں بھی انھوں نے آپؐ کا ساتھ نہیں چھوڑا اسی لیے ایک موقع پر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، ”بے شک جان و مال کے لحاظ سے ابوبکر سے زیادہ مجھ پر کسی اور کا احسان نہیں ہے۔“ یہ سُن کر حضرت ابوبکرؓ رونے

لگے اور عرض کی، "یا رسول اللہؐ! یہ جان و مال کیا کسی اور کے لیے ہیں؟" ایک موقع پر حضورؐ نے فرمایا، "کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابو بکر صدّیق کے۔ بے شک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔"

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ۶۳ برس کی عمر میں ہوا۔ انھیں مسجدِ نبوی میں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

****

خلیفہ	-	نائب، اللہ کے قانون کے مطابق حکومت کرنے والا
شرک	-	اللہ کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا
دین	-	مراد اسلام
تاب نہ لانا	-	برداشت نہ کرنا
ہجرت	-	وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا۔ عام طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مکّے سے مدینہ تشریف لے جانے کو ہجرت کہا جاتا ہے۔
جبلِ ثَور	-	مکّے کے قریب ایک پہاڑ کا نام
مُہاجر	-	ہجرت کرنے والا
سَروَرِ عالَم	-	مراد حضرت محمدؐ
اخیر	-	آخری
وِصال ہونا	-	انتقال کر جانا
اثر انگیز	-	اثر ڈالنے والا
مسکین	-	غریب
شرف	-	بزرگی، بڑائی (اصل لفظ شَرَف ہے۔ بول چال میں شَرف بھی کہتے ہیں۔)
بیتُ المال	-	اسلامی حکومت کا خزانہ
لقب	-	کسی خصوصیت کی وجہ سے دیا گیا نام

مشق

❋ درج ذیل الفاظ میں سے مناسب لفظ چن کر جملے پورے کیجیے۔

(مدد ، غلامی ، مہاجر ، جان و مال ، منظر)

۱۔ اُس زمانے میں عرب میں ....کا رواج تھا۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ اِس دردناک ....کی تاب نہ لا سکے۔

۳۔ مدینہ پہنچنے کے بعد حضرت ابوبکر صدّیقؓ ایک عام ....کی سی زندگی بسر کرنے لگے۔

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے ....کرنے کے لیے کہا۔

۵۔ یا رسول اللہ! یہ................کیا کسی اور کے لیے ہیں؟

❋ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر صدّیقؓ کن باتوں کو بُرا جانتے تھے؟

۲۔ مکّہ چھوڑنے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مقام پر قیام کیا؟

۳۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم کیوں دیا؟

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بات پر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے؟

۵۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو کہاں دفن کیا گیا؟

❋ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ حضرت بلالؓ کا آقا ان پر کس طرح ظلم کرتا تھا؟

۲۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کو ظلم و ستم سے کس طرح نجات دِلائی؟

۳۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں سے کس طرح بچایا؟

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کیوں کی؟

۵۔ دشمنوں سے حضورؐ کی حفاظت کے لیے حضرت ابوبکرؓ نے کیا کِیا؟

۶۔ حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ بنتے ہی لوگوں سے کیا کہا؟

سرگرمی:

حضرت ابوبکرؓ کی زندگی کا کوئی اہم واقعہ معلوم کر کے اپنے دوست کو سنائیے۔

اعادہ:

❋ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے اور ان میں اِسم اور فعل پہچانیے۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ مکّے میں پیدا ہوئے۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ نے حضرت بلالؓ کو ظالم آقا سے خرید کر آزاد کر دیا۔

۳۔ مدینے میں ایک مسجد تعمیر کرنی تھی جس کے لیے حضورؐ نے زمین کا ایک ٹکڑا پسند کیا۔

آئیے زبان سیکھیں

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدّیقؓ مکّے میں پیدا ہوئے۔ وہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔

۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّے سے ہجرت کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے سفر کا ساتھی چُنا۔

۳۔ "ابوبکر! تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟" "ان کے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ کافی ہیں۔"

ان جملوں میں 'وہ' حضرت ابوبکر صدّیقؓ کے لیے، 'آپ' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، 'تم' ابوبکرؓ کے لیے اور 'ان' گھر والوں کے لیے استعمال کیے گئے الفاظ ہیں۔ یہ تمام الفاظ اسم کے بدلے استعمال ہوئے ہیں۔ انھیں **'ضمیر'** کہتے ہیں۔ چونکہ یہ الفاظ الگ الگ شخص کے لیے استعمال کیے گئے ہیں اس لیے انھیں **'ضمیرِ شخصی'** کہتے ہیں۔ اسی طرح 'میں' اور 'ہم' بھی ضمیرِ شخصی ہیں جو بولنے والا اپنے آپ کے لیے استعمال کرتا ہے۔

ذیل کے جملوں میں ضمیریں تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ وہ روزانہ حضرت بلالؓ کو اسی طرح تکلیفیں دیتا تھا۔

۲۔ میں تمھارا حاکم بنایا گیا ہوں لیکن تم سے بہتر نہیں ہوں۔

۳۔ کسی میں ان کو روکنے کی ہمت نہ تھی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ:

"زندگی سادہ اور مختصر ہونا چاہیے
ورنہ
قیامت کے دن حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔"

352R6P